

☆ غرق فرعون ڈاکٹر حمید اللہ صاحب فرانس
☆ دارالعلوم کو مبارکباد جناب امتیازی سیکرٹری وزارت مذہبی امور
☆ تحسین اور دعائیں ڈاکٹر تنزیل الرحمن اور دیگر

افکار و اخبار

بنام مدیر الحق

فرعون کے غرق ہونے اور لاش کے بارہ میں دونوں قسم کے نقطہ نظر پر کافی روشنی پڑ چکی ہے اس موضوع پر فاضل گرامی مرتبت ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا یہ مکتوب آخری سمجھا جائے۔ یہ بات قارئین کے ذہن میں رہنی چاہئے کہ افکار و اخبار کے تحت مراسلات سے ادارہ الحق کا اتفاق ضروری نہیں ملے اور تحقیقی گوشے جاگہ کرنے کے لئے بعض موضوعات اس کالم میں زیر بحث لائے جاتے ہیں (ادارہ)

غرق فرعون اور ڈاکٹر حمید اللہ فرانس کا ایک اور مکتوب | محترم و مکرم زاد فیضکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆ موقر مجلہ الحق کا شمارہ جمادی الآخرہ ۱۴۰۳ھ پہنچا۔ سراپا مضمون ہوں۔

فاضل محفوظ خان صاحب کو بھی ص ۹ پر اعتراف ہے کہ قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ سمندر نے فرعون کی لاش کو سٹل پر پھینکا ہو۔ اس مفہوم کی کوئی حدیث نبوی بھی نہیں ملتی۔ لاش کا کچ رہنا بھی معجزہ ہے چاہے سمندر واپس کھینکے یا آدمی ہی اسے نکالیں۔ نتیجہ واحد ہے جب قرآن و حدیث سے انکار نہیں اور بعض ہمارے آپ کے جیسے غیر معصوم آدمیوں کی رائے سے اختلاف کیا جائے (کہ اختلاف امتی رحمۃ) تو یہ کفر نہیں سمجھنا چاہئے۔

جو اقتباسات انہوں نے اپنے ہمارے لوگوں سے نقل کئے ہیں وہ سب کے سب اسرائیلات سے ماخوذ ہیں۔ کوئی بھی خدا یا رسول کے استناد سے نہیں۔ مولانا مودودی مرحوم زندہ ہوتے تو میں ان سے ان کا ماخذ پوچھتا۔ وہ حق پسند تھے اور واضح غلطیوں کو مان لیتے تھے۔ متعدد تجربوں میں سے ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ تفہیم القرآن ج ۴ ص ۱۱۶ میں ام المؤمنین حضرت سہیرہؓ کو یہودی خاندان سے بتایا ہے وہ بنی المصطلق یعنی خزاعہ کی ٹھیت عرب تھیں۔ میرے استفسار پر مرحوم نے وہ دیکھا تھا کہ آئینہ اڈیشن میں اصلاح کر دیں گے۔

قرآن میں تفصیل نہ ہو تو خلا کو پُر کرنے کے لئے ہمارے مفسر اکثر نو مسلم یہودیوں سے مدد لیتے رہے ہیں ان میں سے ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام بالسنتہ باب (۲۵) میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "کعب الاحبار نو مسلم یہودیوں میں سب سے سچے ہیں۔ (میں اصدق ہوں) اس کے باوجود (و ان کنا نقول علیہ الکذب)" تابد یگران چہ رسدہ اسرائیلیات سے حضرت ابن عباسؓ جیسے صحابی بھی استفادہ کریں تو اس کی حیثیت اسرائیلیات سے بڑھ نہیں جاتی۔

اسی جنوری نمبر میں جس سے محترم محفوظ خان صاحب نے استدراک فرمایا ہے، میرے اپنے عریضے کے عین مقابل کے صفحے پر مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی ایک پیاری مشورت و نصیحت چھپی ہے۔ کاش وہ بھی اس سے استفادہ فرمائیں جس طرح میں کر رہا ہوں۔ میں عرض کہ چپکا ہوں کہ توریت کے عبرانی نسخے میں غرق فرعون کے مقام کو بحر القصب کا نام دیا گیا ہے (سمندر کے کھارے پانی میں قصب گھاس کہاں اگ سکتا ہے؟) اور لاطینی ترجمے کے وقت کیتھلک پادریوں نے تحریف کر کے بحر احمر لکھ دیا کہ یہ زیادہ دلکش معلوم ہوا۔ معجزہ دریائے نیل میں بھی ہو سکتا ہے، سمندر میں بھی۔ دریائے نیل کے ایک مشہور واقعے سے جو ابن کثیر، ابن عبدالحکم، ابن تغری بردی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ آپ کے ناظرین کو دلچسپی ہوگی۔

مصر کی فتح پر مقامی کسان حضرت عمرو بن العاصؓ گورنر کے پاس آئے اور کہا کہ مصر کی زندگی دریائے نیل کی سالانہ طغیانی پر ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سالانہ ایک دوشیزہ کو بھینٹ چڑھایا جائے۔ حضرت ابن العاصؓ نے روک دیا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس سال حبشہ میں بارش میں تعویذ ہوئی اور مصری کسان ترک وطن کی تیاری کر کے تمام حجت کے لئے مکرر حضرت ابن العاصؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے خلیفہ حضرت عمرؓ کو خط لکھا۔ وہاں سے فوراً جواب آیا کہ ممانعت بالکل ٹھیک ہے۔ ایک خط مغوف ہے وہ مرسل الیہ یعنی دریائے نیل کو بھیج دو۔ اس خط میں لکھا تھا: اے نیل، اگر تو اپنی مرضی سے سیلاب لاتا ہے تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں، مٹ لا۔ لیکن اگر یہ تجھ میں اللہ لاتا ہے تو ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تجھ میں سیلاب لائے۔ یہ خط گورنر نے دریا میں ڈال دیا۔ صبح ہوئے تک دریائے نیل اپنی سطح سے سولہ ہفتہ بلند ہو گیا۔

اگر یہی بات فرعون کے زمانے میں بھی خدا نے کسی اور غرض کے لئے کی ہو اور دریائے نیل کی موجیں کا بطور اعظیم ہو گئی ہوں (یا ایک اور آیت میں فی موج کا بحال ہوں جو سمندر نہیں تنور سے نکلے ہوئے پانی کے متعلق ہے) تو حیرت کی کیا بات ہے؟ معجزہ سے کئے سمندر کا لزوم نہیں۔

فرعون کی لاش پر نمک کا پایا جانا ایک داستان پارینہ ہے اس بارے میں نو مسلم ڈاکٹر مورلیس بوکامی نے جسے رئیس مصر سادات نے فرعون کی لاش کی علمی تدقیق پر مامور کیا تھا لکھا ہے کہ "پرانے فرنگی نباشیں جنہوں نے فرعون کی لاش ڈھونڈ نکالی تھی طیب نہ تھے اور جانتے نہ تھے کہ مصر میں لاشوں کو کس طرح مومیائی کی جاتی تھی۔ ہم اب یہ جانتے ہیں کہ لاش پر نمک سمندری پانی سے نہیں مومیائی کی عملیات میں مستعمل دواؤں کے باعث ہے۔"

حام فرعون یا جبل فرعون مقامی افسانوں سے تعلق رکھتا ہے جس کی کوئی علمی اساس نہیں، اسی مصر میں اب تک ایک بلخ بتایا جاتا ہے کہ حضرت مریمؑ پر حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے وقت جس درخت سے کھجوریں گری تھیں وہ اسی باغ کا درخت تھا۔ اور سب جانتے ہیں کہ یہ معجزہ فلسطین میں پیش آیا تھا مصر میں نہیں۔

خدا فرعون کی لاش کی نجات سے عبرت دلاتا ہے۔ خدا مسبب الاسباب ہے۔ خدا خود نہیں آتا کہ اپنے ہاتھ سے

لاش کو دریا میں سے باہر نکالے بلکہ ہر چیز کے لئے اسباب پیدا کرتا ہے کبھی فرشتوں سے تو کبھی انسانوں سے۔ مگر کام کراتی ہے خدا ہی کی مشیت۔

میں نے کبھی کہیں نہیں لکھا کہ فرعون کے ساتھ "ایک لاکھ سے زائد فوج" غرق ہوئی کہ لاش کو پہچاننے میں غوطہ خوروں کو دشواری ہو۔ فرعون کے شاید فوجی رختہ سے پانی میں گرتے ہی ہمراہی پانی میں کود پڑتے ہیں۔ مقام اور شاہی لباس سے نشانہ ہی میں کیا دشواری ہو؟

علمی معاملات میں لکیر کی فقیری کام نہیں دیتی۔ اللہ کا فرمان ہے کہ قل رب زدنی علما۔ موجودہ بحث میں مثلاً مصر کا اٹلاس دیکھیں۔ بنی اسرائیل کا مسکن جو بوقت خروج تھا اور دہانہ نیل (ڈلٹا) میں تھا، وہ کہاں تھا۔ دہانہ نیل میں دریا کی جو پندرہ بیس شاخیں ہیں ان کو عبور کرنا اور فرعونستان سے نجات پانے کے لئے جانا ہے تو صحرائے تیبہ میں کس طرح جانا ممکن ہے؟ دہانہ نیل سے بحر احمر کتنی مسافت پر ہے؟ فرعون یقیناً خروج کے وقت ڈلٹا میں نہ تھا بلکہ ممفیس کے جنوبی پایہ تخت میں تھا۔ ورنہ خروج کی جرات نہ کی جاتی۔ فرعون اور اس کی فوج کے تعاقب سے بچنے کے لئے دہانے سے راستہ سینا کو جلد سے جلد جانا چاہئے تھا یا کھلے میدان میں اگر فرعون کی فوج کا آسمان شکار بننا قرین مصلحت تھا؟ وغیرہ وغیرہ خدا سے دعا ہے کہ ہم سب کو وقفنا لما تحب وترضاه۔ الحق یلوا ولا یعلی علیہ

فقیر حقیر محمد حمید اللہ
فرانس ۱۱ جب ۱۴۰۳ھ

محترم جناب مولانا یسوع الحق صاحب
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ خبر پڑھ کر بہت مسرت حاصل ہوئی کہ آپ کے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ایک قاری جناب حافظ محمد سلیمان صاحب نے سعودی عرب میں منعقدہ مقابلہ تجوید و قرأت میں سب سے نمایاں حیثیت حاصل کی اور ۵۵ ہزار ریال کا گران قدر انعام حاصل کیا۔ میری جانب سے اس کامیابی پر مبارکباد قبول فرمائیے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کا ادارہ آئندہ بھی اپنی درخشاں روایت کو قائم رکھے گا۔ اور علوم اسلامی کے تمام شعبوں میں ترقی کے مراحل طے کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ادارے کو آئندہ بھی ایسی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ مع السلام

خیر انارلش

عرفان احمد امتیازی - امرتھی

بیکرٹری - وزارت مذہبی امور اسلام آباد